142274 ـ نحیف ہونےکی بنا پر بیماری کا خدشہ ہو تو کیا روزے نہ رکھے جائیں ؟

سوال

میری عمر انیس برس اور وزن اکتالیس کلوگرام ہے، روزے رکھنے کی صورت میں میرا وزن اور بھی کم ہو جائیگا، جب بھی روزے رکھوں تو مجھے کمزوری ہو جاتی ہے اور رنگت بھی بدل جاتی ہے، اس کے ساتھ یہ بھی کہ اگلے ہفتہ سے میری پڑھائی بھی شروع ہو رہی ہے اور یونیورسٹی میری رہائش سے ایك گھنٹہ کی مسافت پر ہے، اور پھر یہاں کینڈا میں دن بھی بہت لمبا ہے اور ہفتہ وار چھٹیوں میں مجھے کام بھی کرنا ہوتا ہے.
میرا سوال یہ ہے کہ کیا میرے لیے روزے رکھنا فرض ہیں یا کہ میں روزے چھوڑ کر بعد میں قضاء کر سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ایسے مریض شخص کے لیے جو روزہ رکھنے سے عاجز ہو یا پھر جس شخص کو روزہ رکھنے کی بنا پر بیمار ہونے کا خدشہ ہو یا مرض بڑھ جانےکاخدشہ ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنے کی شرعا رخصت ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (185).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور وہ صحیح شخص جسے خدشہ ہوکہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائیگا، مثلا وہ مریض جسے بیماری کے زائد ہونے کا خدشہ ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا مباح ہے؛ کیونکہ مریض کے لیے روزہ چھوڑنا ہی مباح اس لیےکیا گیا ہے کہ کہیں روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ نہ جائے یا لمبی نہ ہو جائے، لہذا بیماری کی تجدید بھی بیماری کےمعنی میں ہی ہوگی " انتہی

دیکھیں: مغنی ابن قدامہ (4 / 403).

اور زیلعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" اور وہ صحیح وتندرست شخص جسے روزے کی بنا پر بیمار ہونے کا خدشہ ہو وہ بھی مریض کی طرح ہے " انتہی

دیکھیں: تبیین الحقائق (1 / 333).

اس بنا پر اگر آپ کے لیے روزہ رکھنا یقینی طور پر بیماری کا باعث بنتا ہے یا جسمانی طور پر کمزوری کا باعث بنتا ہے تو آپ کے اس حالت میں روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے، اور جب روزہ رکھنے کی قدرت ہو اس کی قضاء کر لیں.

اور اس چیز کا اندازہ لگانے کے لیے کہ آیا یہ یقینی طور پر نقصاندہ ہے یا نہیں آپ قابل اعتماد ڈاکٹر حضرات سے رجوع کریں.

لیکن یہ کہ روزے کی بنا پر صرف تھکاوٹ اور کچھ کمزوری کا احساس پایا جانا روزہ چھوڑنے کے لیے کوئی عذر نہیں ہے، کیونکہ روزہ اورخاص کر گرمی کےطویل ایام میں روزہ رکھنا مشقت سے خالی نہیں ہو سکتا.

اہل علم نے بیان کیا ہے کہ شدید مشقت کا کام کرنے والے لوگ روزہ رکھیں گے لیکن اگر روزے کی حالت میں انہیں شدید پیاس یا بھوك لگے جس سے ضرر اور نقصان کا اندیشہ ہو تو ان کے لیے روزہ توڑنا جائز ہوگا، اور وہ اس روزہ کی بعد میں قضاء کریں گے.

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ تعلیم اور ملازمت کرنا روزہ چھوڑنےکے لیے کوئی عذر نہیں ہے، کیونکہ رمضان المبارك کے روزے رکھنا تو دین اسلام کا ایك رکن اور دین کے عظیم فرائض میں شامل ہوتا ہے.

اس لیے مسلمان کے لیے اس رکن کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی سے کام لینا جائز نہیں کہ وہ اسے چھوڑ کرتعلیم یا ملازمت اور کام کرے جس کی اسے کوئی مجبوری نہیں اور اس سے استغناء ممکن ہے.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (43772) اور (65803) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .